یزید نامہ

واقعۂ کربلا کے بعد سے بنی امیہ کے آخری بادشاہ تک کا

تاریخی تذکرہ

از

مصور فطرت حضرت خواجہ حسن نظامی دہلوی مدظلہ

اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء میں پانچویں بار

ابن عربی کارکن حلقہ مشائخ دہلی

نے چھپوا کر شائع کیا

مطبوعہ

دلی پرنٹنگ ورکس دہلی

منصور حیدر راجہ

U2611 . P - 12-1-10

Title - YAZEED NAAMA; WAQEYA KARBALA ~~Bt~~ KE BAAD BANI UMMIYYA KE AKHIRI BADSHAH TAK KA TAREEKHI TAZKIRA.

Creator - Hazrat Khwaja Hasan Nizami Dehelvi.

Publisher - Dilli Printing works (Delhi).

Date - 1925.

Pages - 144

Subjects -

اسلامی تاریخ کا تیسرا حصہ

یزید نامہ

واقعۂ کربلا کے بعد سے بنی اُمیہ کے آخری بادشاہ تک کا

تاریخی تذکرہ

از

مصوّرِ فطرت حضرت خواجہ حسن نظامی دہلوی مدظلہ

اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء میں پانچویں بار

ابن عربی کارکن حلقہ مشائخ دہلی

نے چھپوا کر شائع کیا

مطبوعہ

دلّی پرنٹنگ ورکس دہلی

طبع پنجم — قیمت عہ/

اسلامی تاریخ

میلاد نامہ اسلامی تاریخ کا پہلا حصہ ہے۔ ایک سو چھتیس ۱۳۶ صفحے ہیں، لکھائی چھپائی عمدہ ہے کاغذ سفید اور چکنا ہے، پانچ دفعہ چھپا ہے، یہ اشتہار پانچویں ایڈیشن کا ہے + ایک ہی کتاب کے اندر دو حصے ہیں، پہلا حصہ ۵۸ صفحے کا ہے جسکے اندر حسب ذیل بیانات ہیں، میلاد شریف کی فضیلت اور احتیاط۔ اسمیں محفل میلاد کے ادب کرنے کی خوبیاں اور بے احتیاطی کی برائیاں ہیں اور اسکے لئے نہایت مؤثر حکایات لکھی گئی ہیں پھر دوسرے بیان میں صاحب میلاد کے بزرگوں اور والد و دادا کا بیان ہے پھر تیسرا بیان ولادت آنحضرتؐ کا ہے جو ایسا مؤثر ہے کہ تمام محفل میلاد میں ذوق و شوق پیدا ہو جاتا ہے، نثر میں بھی اور نظم میں بھی اس بیان میں ولادت سے لیکر جوانی تک کے حالات ہیں، بچپن کی پوری کیفیت بھی ہے اور جوانی کی بھی، یہانتک کہ پہلی شادی تک کا ذکر ہے اسکے بعد یہ حصہ ختم ہو جاتا ہے اور دوسرا حصہ رسول نبی شروع ہوتا ہے، جس میں کتب قدیم کی بشارتیں اور پیشین گوئیاں ہیں اور ذکر معراج ہے اور بنی ہاشم اور حضرت ابو طالب کی امداد کا حال ہے اور غریب مسلمانوں پر ستم، حضرت حمزہ کا اسلام حضرت عمر کا مسلمان ہونا مسلمانوں کا بائیکاٹ۔ مدینہ کی ہجرت۔ جہاد کا پہلا سفید جھنڈا۔ بدر کی لڑائی یہودیوں سے لڑائی۔ احد کی لڑائی۔ علی کی ماں رسول کی ماں حضرت عائشہ پر تہمت۔ خندق کی لڑائی بنی قریظہ کا حملہ فتح مکہ آخری بیان صورت سیرت۔ لباس۔ کھانا، روزمرہ کی عادت وغیرہ کا بیان ہے قیمت ۱۲ عہ

محرم نامہ ایک سو تینتیس صفحہ کی کتاب ہے، چوتھا ایڈیشن ہے، لکھائی چھپائی صاف ہے کاغذ گھٹیا ہے، اور حسب ذیل بیانات ہیں، وفات رسول صلعم اور خلافت کا جھگڑا۔ حدیث قرطاس کی بحث حضرت ابوبکرؓ کی خلافت حضرت عمرؓ کی خلافت حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کی خلافتیں۔ اور تمام جھگڑوں کی تفصیل، شروع اسلام کے چھ شہید حضرت عثمانؓ کی شہادت۔ حضرت علیؓ کی شہادت۔ حضرت امام حسنؓ کی شہادت۔ جمل اور صفین کی لڑائیوں کا پورا بیان۔ خارجیوں کا خروج۔ حکومت اسلام کی پہلی بدعت۔ یزید کی تخت نشینی۔ حضرت مسلم کی شہادت ان کے دو بچوں کی شہادت۔ حضرت امام حسینؓ کا سفر کوفہ حضرت امام حسینؓ کی شہادت اور

ھو الکل

یا شیخین

یزید نامہ

حصہ دوم

محمد نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لیظھر الجلال والجمال فی الف لام میم

حمد کا سجدہ

سبحان ربی الاعلیٰ ذی شان تو تعالیٰ۔ سبحان ربی العظیم ازلی و ابدی و قدیم۔ قلم ساجد۔ راقم ساجد۔ قلم سر جھکے ہوئے۔ سطور پیشانی جھکائے ہوئے معبود کی عبادت۔ ظاہر کی سعادت چاہتے ہیں حمد بجا لاؤں یا حمد کو سجدہ میں جھکاؤں۔ زبان جسم اور قلم ظاہر کی ثنا سنو گے یا کنز مخفی کے وقت والی اصطلاحوں کی سماعت کا خیال ہے۔ بندہ کو یہ بھی آتا ہے اور اس میں بھی کمال ہے حمد سجدہ کرے گی تو سبحان ربی الاعلیٰ نہیں کچھ اور کلمے زبان پر لائے گی۔ رب اعلیٰ تو بہت تھا سبحان بھی بیشمار انسانوں کے نوک زبان رہا۔ اے تو نے جمال کو جلال سے خیر کو شر سے مہر کو قہر سے تر کو خشک سے۔ دن کو رات سے۔ سردی کو گرمی سے ٹکرا ٹکرا کر لڑا لڑا کر ایک نیا پردہ تماشہ بنایا ہے اور جس میں برقی شرار و نئی رنگ آمیزیاں کی ہیں اس نمود جدید کی زبان بھی ہے آن بھی نئی ہے جان بھی

نئی ہے۔ تیور بھی نرالے ہیں۔ لہجے بھی انوکھے ہیں تو سجدے کی حمد یہ گفتگو بھی نئی و ممتاز ہونی چاہیئے"۔

بوندیاں خاک پر آپڑیں۔ سبزیاں آنکھیں ملتی ہوئی مٹی سے باہر نکلیں۔ جو خشک تھی وہ نابود ہوئی۔ دوسری بو دھری و سرسبز بنکر منظر شہود پر ابھرائی۔ تم نے کہا میں خزانہ مخفی تھا۔ دکھانے کی ترنگ میں یہ محفل سجائی ہے۔ اپنی نظر دوسروں کے دیدہ میں لگائی ہے۔ دید کی بساط فرش خاک بچھ گئی۔ بچاری مٹی کو گھاس کی کونپلوں نے پھونکیں مار مار کر بکھیر دیا۔ دریا زمین کی چھاتی چھیلتے ہوئے بہنے لگے۔ پہاڑ پاؤں جما کر کھڑے ہو گئے۔ ہوا خلا کے سکون میں خلل انداز ہو چکی حیوان رکوع و سجود کرتے ہوئے نقل و حرکت کرنے لگے تو انسان کا پردہ اٹھایا۔ وہ بچارہ اس عجیب تماشے سے پہلے کچھ ذرا کچھ گھبرایا۔ پھر خبر نہیں تم نے کیا کان میں کہدیا کہ انگڑائی لیکر ہوشیار ہوا اور ربنا ما خلقت ھذا باطلا کہکر سیروا فی الارض پکارنے لگا۔

آدمؑ و ادریسؑ۔ نوحؑ و ابراہیمؑ موسیٰؑ و عیسیٰؑ کے پتلوں میں اسی مخفی خزانہ کے نور خانہ نے نقشے ڈالیں اور قصر عبادت میں ساجد و مسجود کے جلسے ہونے لگے۔

جلال و جبروت کو ان مظاہر شبیہ میں نمایاں تو کیا تھا مگر ضرورت ایک مخصوص شہود اور الہیت کی تھی جو بدی و نیکی سے ممتاز ہو جو شر ہو کر خیر کے عرفان کلی کا معیار بنے۔ اسلیئے فرعون و نمرود و ہامان و شداد کے تاریک سینے قہر و جبر کی آتشی شانیں لیکر منتقم کہتے ہوئے نمودار ہوگئے اسے تجربہ شر سے ٹکرانیکا موقع ہاتھ آیا۔ نوحؑ کو کشتی میں تیرایا۔ انکی قوم کو غوطے دیئے اور مسافروں نے گذشتگی کمپاس بنایا۔ ابراہیمؑ کو اپنی محبت کا دیوانہ بنا کر بت شکنی کرائی؛ پھر آگ جلوائی اور شان اعجاز کے ظہور کی ٹھہرائی۔ آگ سے ابراہیم جاتے تھے خیر کے سینے شر کی تیزی چلے جاتے تھے مگر تم بدی کے شر سے آشنا تے تھے۔ اکیلے موسیٰ کو فرعون کے ہجوم غفیر میں چھوڑ دیا۔ انا کو ساتھ بہت۔ حمایت کی ہر آزار سے بچایا مگر یہ تو ثابت ہوا کہ خیر کو شر سے ٹکرایا۔ عیسیٰ پر اسرار الوہیت کا بادل برسایا مگر خیر و شر کی کشاکش وہی اوپر پہنچی۔ کانٹوں کا تاج۔ قید اور صلیب گھر کے دروازہ تک دی کھوکریں آسمان پر اٹھا کر خیر کی فوقیت پر مہر لگائی گر دنیا میں تو قیامت تک

ـیسا باپ بیٹے روح القدس کی تثلیث کی دھوم مچادی پہلے تو ایک ایک شان اور ایک ایک صفت کا ظہور ہوتا تھا حجاز کے کوہستان پر نظر ڈالی تو ساری صفات کے ظہور و کشود کی گھڑی آگئی۔ آئینہ کل بنا دیا اور اپنی ہر شان و صفت کو اس آئینہ میں سما دیا۔ جب یہ کر چکے تو اس آئینہ میں صورت ذاتی کو جھک کر دیکھا۔ دیکھنا تھا کہ دل سے بیٹھے خود ہی اپنی ہی نمود پر فریفتہ ہوگئی اور بے اختیار اس جمال صفات آرا پر درود پڑھنے لگی جتنے دل لگایا تھا تو خود ہی درود پڑھتا ہوتا۔ مگر جوش محبت میں فرشتوں کو بھی حکم دیا کہ "میری" اس چیز پر درود پڑھو۔ اور سب آدمیوں سے بھی خطاب ہوا کہ تم بھی صلوٰۃ و سلام بھیجو۔ انکار کی مجال کس کو تھی سب کی زبان سے نکلا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ

حمد نے سجدہ کیا تو اپنی اور حامد کی تاریخ پیدائش سجدہ میں پڑھی اب نعت کے سجدہ کا وقت آیا تو قلم عبد محبوب کے قواعد ادب کا خوف دل میں لایا۔ کچھ رکا کچھ ہٹا۔ کچھ سوچا اور مستانہ وار چلا آیا۔ سر وحدت کے نعت سجدہ میں جاتی ہے تو مقام محمود کہلاتی ہے اور یہ وہ جگہ ہے جہاں کہ رموز مستور ہونے کی قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی کے الفاظ خبر دیتے ہیں

قلم کے اس قول نے قدم خیال کو روک دیا وہ آگے نہ بڑھا اور دل کو ہاتھوں سے تھام کر کہنے لگا صلے اللہ علیک یا محمد صلی اللہ علیک یا محمد

اب آل و اصحاب کے سلام کی باری تھی۔ لکھتے تو لکھدیا کہ آل و اصحاب پر سلام۔ مگر سلام نے مڑ کر کہا۔ حمد و نعت کو تو سجدے کرا دیے۔ اور مجھ کو قیام ہی میں رکھا۔ اگر میرا قیام منظور ہے تو نعت کو رکوع میں رکھو۔ اور حمد کو سجدہ میں

مگر پہلے میری حقیقت ذاتی و صفاتی پر غور کرو اول میری جسمانیت و روحانیت کو سمجھو کیونکہ اس کے بغیر نہ حمد مقبول ہے نہ نعت۔ میں سلام ہوں۔ اول بھی میں آخر بھی مجھی سے اسلام ہے اور میرا ہی دم مسلمانوں کو مسلمان کہلواتا ہے۔ آل و اصحاب اور پیغمبران قدیم میرے ہی ذریعہ اور وسیلہ سے یاد کیے جاتے ہیں

اسم سلام کا کلام

کثرت کے نقطوں نے "اسم سلام کا کلام" بے نقط شکل میں دیکھا تو سارے وحدت جانکر اوپر کان لگائے۔ اور جب انکو یکسوئی حاصل ہوئی تو اسم سلام کا سر کلام انکی سمجھ میں آنیلگا جو یہ تھا

سین سے سجدہ۔ لام سے لقا میم سے محویت۔ پس سلام ان پر جو لقا و محویت کے سجدے کرتے ہیں نہ کہ وہ جو نمود دریا کی تمثال ہیں ذرے کے ذرّے خاک میں تلاش کرنے کو سر جھکاتے ہیں +

سلام ان پر جن کے وجود تصوّر توحید میں الف مثال ہیں فنا است الوہیت کے ظلِ وحدت میں سانس لیتے ہیں۔ واجب الوجود دست امکان بلند کرکے مجسّم سلام آپ کو بناتا ہے پھر اپنی وحدت کا الف انکے چہرہ پر لگاتا ہے جس سے انکا پتلا اسلام کہلاتا ہے ہر ہستی چار عنصر سے بنتی ہے۔ اسلام بھی چو حرفی لفظ ہے حرف اوّل علیؓ ہیں حرف دوم عمرؓ حرف سوم ابوبکرؓ حرف چہارم عثمانؓ ۔

عناصر اربعہ حالت ترکیب میں جسم واحد ہیں کسی کو کسی پر فوقیت نہیں البتہ عالم تفرید کی کیفیت کچھ اور ہے۔ دیدن و فہمیدن کے بعد گفتن کی وہاں گنجائش نہیں نظر فردانیت کی دید و فہمید علیؓ کے سوا کچھ نہیں پاتی۔ ذات ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ ذاتِ علیؓ میں جذب و پیوستہ اور ذاتِ علیؓ ذات اصحابِ ثلثہؓ میں آمیختہ او آں شدہ او آں شدند +

علیؓ در رسولؐ دم و لحم میں باہم حلول ابوبکرؓ و عمرؓ سید الکہول رسولؐ علوم ذات و صفات کے شہر علیؓ اس شہر کا دروازہ گویا وہ بحر وحدت اور یہ انکی مشترک لہر ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کے اوصاف صفاتی علیؓ محامد ناسوتی میں مظہر ذاتی مگر ذات کے مومن صفات سے برگشتہ ہوں تو مرکز وحدت ہاتھ سے چھوٹ جائے۔ رشتہ توحید ٹوٹے۔ شیطان راستہ میں لوٹے +

دنیا میں حجاز۔ حجاز میں قریش۔ قریش میں ہاشم۔ آئینہ صفات کلیہ بنا۔ اور صفت رحمٰن عزیز و محسن کے جلوے تمام ملکوتی تجلیوں کے ساتھ یہاں ہویدا ہوئے تو قہاری و جباری کی شانوں کو بھی نمود کا دروازہ درکار ہوا۔ ابولہب و ابوجہل میں کفر و طغیان کے شعلے بھڑکا کر باہر آنیکا راستہ نکالا۔ مگر شکل ایمانی میں بھی انکو ظہور منظور تھا۔ اس لیے مشیت نے بنی امیہ کے اجسام انکے حوالے کیے۔ ابوسفیان۔ معاویہ۔ یزید۔ ابن زیاد کے اسماء کا بہانہ تھا اصل میں تو قدرت کو اپنے جلال و قہر کا جلوہ اعمال شر میں دکھانا تھا۔

اسم سلام کا کلام نکات و رموز کا خزانہ ہوش کے گوش تک پہنچا تو اس نے آمنّا و صدقنا کہا۔ پھر درخواست کی کہ حمد و نعت کے بعد حرف مطلب زبان سلوک سے ادا کرنا چاہیے یہ موقع تو سخن ہائے مجذوبی میں گزرا۔ اب گفتگو اس انداز میں ہو کہ حقایق و معارف کی باتیں عوام و کم علم بھی سمجھ جائیں اس لیے بائسکوپ کا فلم بدل گیا سخن باطن کی تصویر غائب ہوئی اور حرف ظاہر فہم عوام کی خاطر یوں گویا ہوا۔

یزید نامہ کی ضرورت

کتاب شروع کرنے سے پہلے یہ بتانا لازمی ہے کہ اس کو لکھنے کی ضرورت پیش آئی لہذا پہلے اسی کو لکھا جاتا ہے۔

سنہ ۱۳۳۵ھ کے محرم میں واقعات کربلا کے بیان کی میں نے ایک کتاب محرم نامہ لکھی تھی جس میں نہایت معتبر اور مستند روایتوں سے حادثہ کربلا کی ابتدائی اور بنیادی وجوہات کو بتایا تھا تاکہ ان لوگوں کو اصل حقیقت سے آگاہی ہو جائے جو تاریخی باتوں کو نہیں جانتے۔ اور کربلا کے دردناک حالات کے سوا انکو کچھ خبر نہیں کہ اس ظلم و ستم کے فساد کی اصل بنا کیا تھی۔ ان میں مسلمان بھی ہیں اور غیر مسلم بھی شیعہ بھی ہیں اور سنی بھی پڑھے لکھے بھی ہیں اور ان پڑھ بھی۔ سو آدمیوں میں شاید پانچ ایسے ہوں گے جنکو تاریخی اصول کے